

بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

14 روزہ

مسائل رمضان کورس

مدرس: مولانا مفتی عرفان اللہ درویش
ہنگو عفا اللہ عنہ

Mufti Irfan Ullah Darvesh Official

+92307 9819544

Miinaar Online Academy

سبق نمبر: 3

حصہ اول

وہ اعذار جن کی وجہ سے روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

اس سبق کے حصہ اول اور دوم میں کل پانچ عنوانات ہیں، ہر عنوان کے تحت بہت سارے مسائل ہیں۔

اس حصے میں دو عنوانات پڑھیں گے ان شاء اللہ

مرض (بیماری) + سفر

(1) مرض (بیماری)

1) اگر کسی بیمار کو مسلمان، دیندار، ماہر ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ آپ روزہ نہ رکھیں، روزہ رکھنا آپ کے لیے نقصان دہ ہے، تو ایسی صورت میں بیمار کے لیے روزہ نہ رکھنے کی شرعا اجازت ہے، بعد میں اگر وہ تندرست ہوا تو قضا رکھے گا، ورنہ فدیہ دے گا۔ ڈاکٹر میں خط کشیدہ صفات کا ہونا ضروری ہے۔

اگر ڈاکٹر ظاہرا باشرع نہ ہو لیکن نماز روزے کا پابند ہو تو اس کے قول کا اعتبار کیا جا سکتا ہے۔

2) اگر کسی بیمار کو اپنے تجربے یا دوسروں کے تجربے سے یہ یقین یا غالب گمان ہو جائے کہ اس بیماری میں روزہ رکھنا میرے لیے نقصان دہ ہے، تو اس صورت میں روزہ نہ رکھنے کی گنجائش ہے۔

3) اگر کسی بیمار کو علامات سے معلوم ہو جائے کہ روزہ میرے لیے نقصان دہ ہے، تو روزہ چھوڑنے کی شرعا اجازت ہے۔

ان تین صورتوں کے علاوہ محض خیالات کی وجہ سے روزہ چھوڑنا جائز نہیں۔

مرض (بیماری)

❖ اگر کسی بیمار کو مسلمان، دیندار، ماہر ڈاکٹر یہ کہہ دے کہ آپ روزہ نہ رکھیں، روزہ رکھنا آپ کے لیے نقصان دہ ہے، تو روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔ نقصان دہ ہونے کا مطلب فقہاء کرام رحمھم اللہ نے یوں بیان کیا ہے کہ:

جان جانے کا خطرہ ہو یا کسی عضو کے ضائع ہونے کا خطرہ ہو یا بیماری زیادہ ہونے کا خطرہ ہو یا بیماری طویل ہونے کا خطرہ ہو۔

❖ اگر کسی بیماری کے لیے دن کے وقت دوائی لینا ضروری ہو، تو ایسے مریض کے لیے بھی روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے۔

❖ اگر کوئی بیمار، بیماری سے ٹھیک ہوا لیکن اگر روزے شروع کرے گا تو بیماری لوٹ آنے کا یقین یا غالب گمان ہو تو کچھ دن روزے نہ رکھے۔

❖ اگر کوئی بیمار یا بوڑھا شخص موسم گرما میں روزہ نہیں رکھ سکتا لیکن موسم سرما میں رکھ سکتا ہو تو موسم سرما میں روزے رکھے گا، فدیہ دینا جائز نہیں۔

❖ اگر کوئی شخص روزہ رکھ کر نماز کھڑے ہو کر نہیں پڑھ سکتا، تو روزہ رکھے اور بیٹھ کر نماز ادا کرے۔

(2) سفر

اگر کوئی شخص حالت سفر میں ہو تو اس کے لیے شرعاً روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے یعنی روزہ چھوڑنے پر وہ گناہ گار نہ ہو گا، البتہ اگر حالت اطمینان میں ہے تو روزہ رکھنا بہتر ہے۔

عوام چوں کہ سفر کے مسائل سے واقف نہیں ہیں، اس لیے وہ دیگر احکام کی طرح روزے میں بھی کوتاہیاں کرتی ہیں، اس لیے چند مسائل کا تذکرہ یہاں ضروری سمجھتا ہوں:

- اگر کوئی شخص 77.24 کلو میٹر سے کم سفر کر رہا ہو تو اس کے لیے روزہ چھوڑنا جائز نہیں، کیوں کہ کم از کم سوا ستتر کلو میٹر سفر کا ہونا ضروری ہے۔
- اگر کوئی شخص سوا ستتر کلو میٹر سفر کرنے کا ارادہ تو رکھتا ہے، لیکن سحری کے وقت مقیم ہے تو روزہ رکھے گا، پھر اگر سفر میں تکلیف زیادہ ہو جائے تو روزہ توڑ سکتا ہے، البتہ شروع دن سے رکھنا ضروری ہے۔

سفر

- اگر کوئی شخص سفر پر گیا لیکن منزل پر پہنچنے کے بعد اس کی نیت وہاں 15 دن یا زیادہ ٹھہرنے کی ہے تو روزہ رکھے گا، کیوں کہ 15 دن یا زیادہ قیام کی صورت میں وہ مسافر نہ رہا۔ البتہ اگر 15 دن سے کم ہو تو روزہ چھوڑنے کی اجازت ہے۔
- جو شخص جائے ملازمت جا رہا ہوں اور وہ جگہ سوا ستتر کلو میٹر یا زیادہ دور بھی ہو تو وہاں پہنچنے کے بعد روزے رکھے گا۔
- جو مسافر نصف النہار شرعی سے پہلے پہلے مقیم ہو جائے یا کسی جگہ اقامت کی نیت کر لے تو وہ روزہ کی نیت کر لے، بشرط کہ صبح صادق سے روزے کے منافی کوئی کام نہ کیا ہو۔
- جو شخص بیمار کے ساتھ سوا ستتر کلو میٹر یا زیادہ دور ہسپتال جائے اور بیمار ہسپتال میں داخل کیا جائے تو وہ جتنے دن وہاں ہو، اگر روزہ رکھنے میں تکلیف ہو تو یہ تیمار دار شخص روزہ چھوڑ سکتا ہے، بعد میں قضا کرے گا۔